فون نمبر ۴۹

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ ۷ شہادت ۱۳۳۹ ہش ۷ اپریل ۱۹۶۰ء نمبر ۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۵ اپریل۔ بوقت ساڑھے دس بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ بعد دوپہر قبض کے باعث بواسیر کی شکایت اور درد کی بہت تکلیف ہو گئی۔ جو رات نو بجے تک رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت نہایت التزام سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد والحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔

اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنا ضروری ہے دنیا اسلام کو ہمارے عمل ہی سے پرکھ سکتی ہے

خطبۂ تقسیم اسناد میں نوجوانوں کو مسٹر جسٹس محمد شریف کی تلقین

لاہور ۶ اپریل۔ آئین کمیشن کے رکن مسٹر جسٹس محمد شریف نے نوجوانوں کو ملک میں ایسا معاشرہ پیدا کرنے کی تلقین کی ہے۔ جس کی ساری سرگرمیاں بلند اسلامی تصورات کی مرہون منت ہوں۔ مسٹر جسٹس محمد شریف کل پینارڈ ہال میں پرائیویٹ اداروں کے لئے وائس چانسلرز کانووکیشن میں ایڈریس پڑھ رہے تھے۔ جسٹس محمد شریف نے مسلمانوں کو تلقین کی۔ کہ وہ قرآنی احکام کی تعمیل کریں۔ اور اپنے کردار اور گفتار میں ہم آہنگی پیدا کریں کیونکہ دنیا اسلام کو مسلمانوں کی عملی زندگی سے ہی پرکھ سکتی ہے۔ آپ نے کہا اسلامی احکام ناقابل تغیر ہیں البتہ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ اسلامی شعائر کو نئے طریقے سے استعمال کیا جائے۔ تاکہ وہ روبہ تغیر معاشرے اور زندگی کے تقاضے پورے کر سکیں۔ آپ نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس مقصد کے حصول کے سلسلہ میں فروگزاشت کی گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ ہمارا اپنا ذہن (باقی مشیر)

شادیوال ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ کیلئے پینتیس لاکھ ڈالر

کراچی ۶ اپریل۔ کل حکومت پاکستان اور حکومت کینیڈا نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے جس کے مطابق کینیڈا شادیوال (متصل گجرات) کے پن بجلی کے منصوبے کی تکمیل کے سلسلہ میں ۳۵ لاکھ ڈالر دے گا۔ اس معاہدے پر پاکستان کی طرف سے وزارت خزانہ کے سکرٹری مسٹر شجاعت علی حسنی اور کینیڈا کی جانب سے مسٹر نورال ہائی کمشنر کینیڈا نے دستخط کئے ہیں۔

کینیڈا کی طرف سے جس رقم کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ مشینوں سامان اور ٹیکنیکل ماہروں کی شکل میں دی جائے گی۔ شادیوال کے پن بجلی کے منصوبے کے مطابق بارہ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ جس سے عام طور پر ٹیوب ویل چلائے جائیں گے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۵ اپریل۔ بوقت نو بجے شب (بذریعہ فون)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ کل پیٹ درد کی شکایت ہو گئی ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کرنے کے بعد دوا تجویز کی۔ جس کی وجہ سے کل کی نسبت آج درد میں افاقہ رہا عام طبیعت اچھی ہے لیکن کمزوری بدستور ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہو گئے

سیالکوٹ۔ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء کو سیالکوٹ بار ایسوسی ایشن کا سالانہ انتخاب ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ بھاری اکثریت سے ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ اللہ تعالےٰ یہ اعزاز محترم چوہدری صاحب موصوف کو مبارک کرے۔ اور خدمت قوم و ملک کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۰ء

افریقہ میں اسلام

روزنامہ "نئی روشنی" کراچی کی ایک خبر ملاحظہ فرمائیں:۔

لندن یکم اپریل (صبیح الدین نمائندہ نئی روشنی) لندن کے بشپ نے یہ شرانگیز تجویز پیش کی ہے کہ چونکہ افریقہ میں اسلامی مبلغین اور عیسائی مشنریوں کے درمیان لوگوں کو مشرف بہ اسلام کرنے اور عیسائی بنانے کی مہم میں زبردست مقابلہ ہو رہا ہے اور اسلام بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے اس لئے ایک ادارہ اینٹی اسلام پروجیکٹ (یعنی ادارہ مخالفین اسلام) قائم کیا جائے بشپ مذکور بی بی سی ریڈیو پر اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کے عنوان سے ایک پروگرام میں حصہ لے رہے تھے بشپ مذکور نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ درحقیقت پہلی بار اب عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ ہو رہا ہے اور پاکستان کے مذہبی رہنما مغربی افریقہ میں بسنے والے افراد کو وسیع پیمانے پر مشرف بہ اسلام کر رہے ہیں حالانکہ عیسائی مشنری عرصہ سے اس علاقہ میں سرگرم ہیں لیکن ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے اور ان میں سخت مایوسی پھیلی ہوئی ہے عیسائی مشنریوں کو مایوسیوں اور ناکامیوں سے بچنے کے لئے ارک بشپ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ عیسائی مشنری اسلام کی اشاعت کو (نعوذ باللہ) روکنے کے لئے اسلام دشمن پروجیکٹ بنایا جائے چنانچہ اس اسکیم کو عملی جامہ پہنا دیا گیا اور اینٹی اسلام پروجیکٹ کے نام سے ایک ادارہ بنا دیا گیا ہے واضح رہے کہ ہر سال عیسائی مشنریوں کے ذریعہ کروڑوں روپیہ عیسائیت کی نشر و اشاعت پر خرچ ہوتا ہے۔ لندن کے بشپ نے افریقہ کے جنگلوں میں بسنے والے افراد کی امداد کے لئے چار لاکھ روپیہ کی رقم کا عطیہ دیا ہے لندن کے ارک بشپ کی طرف سے یہ شرانگیز اور اسلام دشمن مہم کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آئے دن عیسائی مشنری مسلمانوں اور اسلام کو زک پہنچانے کے لئے طرح طرح کے دل آزار اور شرانگیز فتنے چھوڑتے رہتے ہیں "اینٹی اسلام پروجیکٹ" بھی اس فتنہ کی ایک کڑی ہے اور دین برحق پر پیسہ کے زور سے فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ دولت بازی کے ذریعے تو افریقی عوام کا دل جیت نہیں سکتے اب نقرئی و طلائی تھیلیوں کا منہ کھول کر اسلام کے خلاف صف آراء ہو رہے ہیں جس میں انہیں ناکامی یقینی ہے کیونکہ اسلام کی سادہ تعلیمات صداقت پر مبنی ہیں اور اس میں رنگ و نسل کی تمیز ختم اور مساوات وعدل و انصاف کو اولیت دی گئی ہے۔ چنانچہ خود افریقی باشندے سفید فام عیسائی حکمرانوں کے تشدد و امتیاز نسلی کے مقابلہ میں جب اسلامی اخوت و مساوات کو پرکھتے ہیں تو ان کا دل حقانیت اسلام کا شیدا ہو جاتا ہے
(نئی روشنی کراچی مورخہ ۲/۴)

اس میں اگرچہ نئی روشنی کے لندنی نامہ نگار نے کسی جماعت کا ذکر نہیں کیا جو افریقہ میں اشاعت اسلام کا کام اور عیسائیوں کا مقابلہ کر رہی ہے لیکن یہ ایک راز آشکارا ہے اور جس کو خود نامہ نگار بھی اجمالاً بیان کر گئے ہیں اور وہ ان کا یہ جملہ ہے کہ

"بشپ مذکور نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ درحقیقت پہلی بار اب عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ کر رہا ہے اور پاکستان کے مذہبی رہنما مغربی افریقہ میں بسنے والے افراد کو وسیع پیمانہ پر مشرف باسلام کر رہے ہیں حالانکہ عیسائی مشنری عرصہ سے اس علاقہ میں سرگرم ہیں لیکن ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے اور ان میں سخت مایوسی پھیلی ہوئی ہے"

ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کے سوا کوئی مسلمان مبلغین مغربی افریقہ میں کام نہیں کر رہے ہم نے اپنے ایک حالیہ گذشتہ اداریہ میں مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کی مختصر سی روئداد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی ایک پانچ سالہ پرانی تقریر سے شائع کی تھی جس سے جماعت کی افریقہ میں جدوجہد کا کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ نئی روشنی کراچی کی مندرجہ بالا خبر سے اس مساعی کی وسعتوں کا کچھ تصور ہو سکتا ہے۔ عیسائیت کی طرف سے احمدیت کی افریقہ میں مساعی کے متعلق اور عیسائیت کے مقابلہ میں اس کی انتہائی کامیابیوں کے بارہ میں یہ پہلی آواز نہیں ہے جو لندن کے بشپ نے اٹھائی ہے۔ ایسی باتیں پہلے بھی عیسائیت کے ذمہ دار مبلغ بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کر کے ایک سے زیادہ بار کہہ چکے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ باوجود قلیل ہونے کے نہ صرف افریقہ میں بلکہ تمام دنیا کے کناروں میں عیسائیت اور مغربی الحاد کا سخت مقابلہ کر رہی ہے۔ ذیل میں ہم خود اہل مصر کا ایک حوالہ اسکے ثبوت میں درج کرتے ہیں جو آج سے تقریباً بیس سال پہلے قاہرہ کے جریدہ الفتح کے ایڈیٹر کا چکیدۂ قلم ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مصر والوں نے تو آج سے بیسیوں سال پہلے "احمدیت" کی بڑھتی ہوئی تبلیغی مہم کو محسوس کر لیا تھا اور سید ابو الحسن ندوی کا اپنی کتاب قادیانیت کے آغاز میں یہ فرمانا کہ بلاد عرب کے علمی تحریک جدید سے نابلد تھے محل نظر بن جاتا ہے۔ اور یہ گمان کہ آپ محض زیب داستان کے لئے اس کا ذکر کر رہے ہیں پختہ ہو جاتا ہے۔ فھو ھذا

میں نے بخود دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔۔۔۔ جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت نما کارناموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح یہ اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں اگر دوسرے مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں اور لکھتے لکھتے ان کے قلم شکستہ ہو جائیں تب بھی تمام عالم اسلام میں اس کے دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال و افراد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے۔

(الفتح قاہرہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ)

تاہم موجودہ مضمون میں ہم جس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ روزنامہ نئی روشنی کے لندنی نامہ نگار کی یہ بات ہے جو انہوں نے کہی ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیوں کو باوجود کثیر صرف دولت و مال کے اور باوجودیکہ ان افریقی ممالک پر عیسائی حکومتوں کا غلبہ ہے۔

"ناکامی یقینی ہے کیونکہ اسلام کی سادہ تعلیمات صداقت پر مبنی ہیں" (منہ)

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام اپنی تبلیغ و اشاعت کے لئے کسی حکومت کا نہ کبھی مرہون ہوا ہے۔ اور نہ ممنون ہے اور نہ آئندہ اس کی کامیابی حکومتی اقتدار کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ معاصر روزنامہ تسنیم کے ایڈیٹر نے اپنے اداریہ میں بیان کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنی داخلی خوبیوں کی وجہ سے۔۔

. . . .

. . . . پہلے بھی کامیاب ہوا ہے اور آئندہ بھی اپنی تعلیمات کی خوبیوں کے زور پر ہی کامیاب ہوگا۔ انشاء اللہ یہی بات ہے جس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ توجہ دلائی ہے اور یہی امر ہے جس کو زیر عمل لا کر آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر قیادت تمام دنیا میں جماعت احمدیہ اسلام کے لئے فتوحات حاصل کر رہی ہے اور باوجود ایک نہایت قلیل جماعت ہونے کے اس نے عالم عیسائیت میں زلزلہ پیدا کر دیا ہے۔ کاش ہمارے علماء باہم دست و گریباں ہونے کے بجائے تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہوتے یا لندن کے بشپ کا چیلنج ہی انہیں بیدار کر دے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض اہل علم حضرات احمدیت کی تقلید میں کچھ بیدار ہوتے بھی ہیں۔ تو انہوں نے بجائے مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنے کے جماعت احمدیہ کے خلاف ہی جدوجہد شروع کر دی اور اسکے کام میں بھی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اسکی ایک مثال مولانا ابو الحسن علی صاحب ندوی ہیں جنہوں نے احمدیت سے متاثر ہو کر قوم کو بیدار کرنے

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کا فرمان

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے۔ اور کتنا اضطراب ہے۔ اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کریں۔"

تمام جماعتوں کو جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی کہاں تک تعمیل کی ہے

(مینیجر الفضل)

فریضۂ تبلیغ کی اہمیت

مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۰ء کو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

عید کی نماز میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمولیت سے ہمارے لئے دوہری عید ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ حضور کو عاجل و کامل شفا عطا فرمائے آمین

حضور نے خطبہ عید میں اور اس سے قبل جلسہ سالانہ کی تقریروں میں بھی جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے دعوئے ایمان میں اسی وقت صادق کہلا سکتے ہیں۔ جب ہم فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اور ایک روایت میں احب للناس ما تحب لنفسک تکن مؤمنا۔ یعنے جب تک کوئی شخص تم میں سے دوسرے لوگوں اور اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا۔ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہ حقیقی مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ پس جب ہم اسلام اور احمدیت کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دوسروں کے لئے بھی یہی خواہش رکھیں کہ وہ بھی اس نعمت سے متمتع ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام فرمایا کنتم خیر امة اخرجت للناس ذ افتخاراً للمومنین کہ تم ہی سب جماعتوں میں سے بہتر جماعت ہو۔ جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ اور تم مومنوں کا فخر ہو۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اس لئے سب جماعتوں سے بہتر اور مومنوں کا افتخار قرار دیا۔ کہ وہ ایک نہایت عظیم الشان مقصد یعنی دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے۔

قیام جماعت کا مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب الوصیۃ میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

اور اسی عظیم الشان مقصد کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا میں اشارہ کیا گیا تھا۔ حضور علیہ السلام ابھی نوجوان ہی تھے۔ اور تحصیل علم میں مشغول تھے۔ کہ آپ نے سرور دو جہان جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی۔ کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کی کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی۔ تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی۔ کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مردہ کو جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرتؐ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوہ فرما رہے تھے پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں۔ کہ جو نئے سرے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی۔ اور اس نے وہیں کھا لی پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا۔ تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی۔ کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمد للہ علیٰ ذالک"

(تذکرہ ص۳۰۰)

حضور علیہ السلام اس رؤیا کی تعبیر میں فرماتے ہیں کہ:۔

"قطبی سے مراد براہین احمدیہ ہے جو ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ روحانی فیوض کے ذریعہ سے اسے اب میرے ہاتھ پر زندہ کریگا"

(تذکرہ ص۳۰۲)

براہین احمدیہ میں اس رؤیا کو درج کر کے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"اور جس قدر اجزاء اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے ان کے ظہور کا سب کو منتظر رہنا چاہئیے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔"

آج پچانوے سال سے زیادہ عرصہ اس رؤیا پر گذر چکا ہے۔ اور اس کے بعض اجزاء اب پورے ہو رہے ہیں۔ بحالت اعتکاف میں نے اس پر غور کیا تو معاً میرے دل میں قاشوں کی یہ تفہیم ڈالی گئی کہ ایک قاش تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مرنے کے بعد زندہ ہونے والے اسلام کو دے دی۔ اور وہ زندہ ہونے والے آپ احمدی لوگ ہیں۔ جن کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں دوبارہ عزت قائم ہوئی اور آپ کا افضل الانبیاء اور زندہ نبی ہونا ظاہر ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا تھا۔ کہ میں تمہیں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت دوں گا۔ پس ایک قاش تو مسلمانوں کو کھلانے کے لئے دی گئی اور باقی ساری قاشیں حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ میرے دامن میں ڈال دیں۔ یہ اس لئے کہ تا آپ وہ قاشیں دوسرے مذاہب کو کھانے کے لئے دیں تا ان میں بھی روحانی زندگی پیدا ہو اور ان کا اپنے خدا سے تعلق پیدا ہو۔ ایک قاش ہندو مذہب کو کھلائی جائے۔ ایک قاش عیسائی مذہب کو اور ایک قاش پادریوں کو اور ایک بدھ مذہب والوں کو اور ایک قاش دہریوں کو کھانے کے لئے دی جائے۔ تا وہ بھی روحانی موت سے نجات پائیں اور روحانی زندگی حاصل کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کے مطابق تمام اہل مذاہب کو روحانی مقابلہ کے لئے چیلنج دے کر ان پر اتمام حجت کی اور اسلام کی صداقت ظاہر کی اور آج آپ کے خلیفہ ثانی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی زیر ہدایت دنیا کے تمام ممالک میں وہ قاشیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن میں ڈالی گئیں۔ اسی لئے ڈالی گئیں۔ کہ آپ کی جماعت ان قاشوں میں سے ایک قاش امریکہ والوں کے لئے بھیجے۔ ایک یورپ والوں کے لئے ایک آسٹریلیا والوں کے لئے ایک افریقہ والوں کے لئے ایک ایشیا والوں کے لئے الغرض دنیا کا کوئی ملک اور کوئی شہر اور دیہات ایسا نہ رہے۔ جنہیں ان قاشوں سے حصہ نہ ملا ہو۔ پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ اور تمام جماعتوں سے اسے افضل اور مومنوں کا فخر قرار دیا ہے۔

صیام رمضان کے روحانی فوائد

آج کا جمعہ ماہ رمضان کے بعد پہلا جمعہ ہے۔ اس لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ روزوں کے ان چند روحانی فوائد کا بھی ذکر کر دوں۔ جو فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں ممد ہو سکتے ہیں۔

رمضان کے روزے بطور ٹریننگ یعنی مشق کے تھے۔ جن سے ایک غرض حصول تقویٰ بھی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے روزوں کا حکم دیتے ہوئے لعلکم تتقون میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے تا انسان ہر قسم کے گناہوں سے بچے اور وہی کرے

جن کے کرنے کا اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور نصیحت درحقیقت اسی کی موثر ہو سکتی ہے جو متقی ہو۔

۳۔ روزوں میں یہ بھی سبق دیا گیا تھا۔ کہ دوسروں سے حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے۔ یا تم سے لڑے تو تم اُسے کہدو کہ انی صائم میں روزے دار ہوں میں نہ تمہیں گالی دونگا اور نہ تم سے لڑونگا اس طرح پورا ایک مہینہ روزہ دار کو اپنے غصہ پر ضبط اور اپنے نفس پر قابو رکھنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ تا وہ اس مشق کے بعد ہمیشہ ایسے ہی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے جیسا کہ روزہ کی حالت میں اس نے کیا تھا۔ پس جب تبلیغ کرو تو سختی کا نرمی سے اور بداخلاقی کا حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے جواب دو۔ اگر ہم اس سبق کو ہمیشہ یاد رکھیں تو نرمی اور حسن خلق ہماری فطرت ثانیہ بن سکتے ہیں جو بہر حال کامیاب تبلیغ کیلئے ضروری ہیں

۳۔ ماہ رمضان میں طلوع فجر سے غروب شمس تک ہر قسم کے کھانے پینے کی چیزوں سے رکے رہنے میں یہ سبق دیا گیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اخراجات کی ضرورت ہو اور وہ ایک حد تک بھوک برداشت کرنے اور ذاتی اخراجات کو کم کرنے سے پورے ہو سکیں تو ان اخراجات کو پورا کرنا چاہیئے۔

۴۔ پھر رمضان کے آخری عشرہ یعنی آخری دس دن اعتکاف اختیار کرنے میں یہ سبق دیا گیا ہے۔ کہ جیسے معتکف اپنے بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں سے علیحدگی اختیار کر کے خدا تعالےٰ کے گھر یعنی مسجد میں ڈیرا لگا لیتا ہے ویسے ہی اگر اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کی خاطر اپنے گھر اور بیوی بچوں سے علیحدگی اختیار کرنا ضروری ہو جائے تو بخوشی ایسا کیا جائے۔ بعض علماء نے ایک دن دو دن تین دنوں وغیرہ کا بھی اعتکاف جائز قرار دیا ہے اور یوم کا لفظ الہامی کتب میں سال کے معنوں میں بکثرت استعمال ہوا۔ قرآن مجید میں بھی اور انبیائے بنی اسرائیل کے صحیفوں میں بھی۔ پس اعتکاف سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کی خاطر ایک سال دو سال تین سال حتیٰ کہ دس سال تک بھی بیوی کو اپنے خاوند سے والدین کو اپنے بیٹے سے اور بیٹے کو اپنے والدین سے اپنے بھائیوں سے اور خاوند کو اپنی بیوی اور بچوں سے علیحدہ غیر ملک میں رہنا پڑ جائے تو وہ اس جدائی کو برداشت کرے۔

۵۔ پھر رمضان میں دعاؤں کا بکثرت موقعہ ملنے سے دعا کرنے کی مشق ہوتی ہے تا رمضان کے بعد بھی ہم دعا کا سلسلہ جاری رکھیں اور تمام قوموں کو دین واحد پر جمع کرنے کا جو عظیم الشان مقصد ہماری جماعت کے قیام کا قرار دیا گیا ہے وہ پورا نہیں ہو سکتا جب تک کہ دعا کو ہم اپنی عادت نہ بنا لیں اور ہر حال میں اللہ تعالےٰ سے استمداد چاہیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شکریۂ احباب

ہمارے والد مکرم شیخ چراغ الدین صاحب آرڈیننس آفیسر (سویلین) مسلسل سات دن کی بے ہوشی کے بعد بے ہوشی ہی کی حالت میں مورخہ ۷ مارچ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات پر ہمیں بزرگوں اور احباب جماعت کے کثیر تعداد میں خطوط موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں۔ ہم تمام ہمدرد بزرگوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسے وقت میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ خدا انہیں جزاء دے۔

(خاکسار انوار الدین ابی سینیا لائن کراچی)

نقد و نظر

درد و درماں

مجموعہ "نظم فارسی" مصنفہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور ناشر پنجاب ایکٹرک پریس لائلپور لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت بلاجلد ڈیڑھ روپیہ ملنے کا پتہ:۔ بشیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ۔

کتاب مندرجہ بالا محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور کی ان فارسی نظموں پر مشتمل ہے جو آپ نے گاہ بگاہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق لکھیں اور جو الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ مصنف سلسلہ کے مشہور فارسی گو شاعر ہیں اور آپ کی نظمیں اظہار اخلاص و عقیدت کے جواہرات سے مزین ہوتی ہیں۔ آپ کو بالخصوص فارسی زبان پر جو عبور اور بالعموم عربی اور اردو کے ساتھ جو محبت ہے وہ ظاہر و باہر ہے اور فارسی زبان کے متعلق تو آپ کا یہ شاندار مجموعہ شاہد ناطق ہے

کتاب ہذا کو فاضل مصنف نے سات حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ ہر نظم کی تاریخ تحریر بھی ساتھ دی گئی ہے۔ جس سے مصنف کے تدریجی ارتقاء کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اکثر نظمیں کسی نہ کسی واقعہ سے تعلق رکھتی ہیں اور واقعیت پر مبنی ہیں محض شاعرانہ تخیل آرائی نہیں ہے۔ دراصل آپ کی شاعری کو عام شاعری کی صف میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ایک تبلیغی مہم سمجھنا چاہیئے جو شعر و نظم کے پیرائے میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ مصنف کی غرض بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ہے کہ ؎

اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آپ کا مدعا اس سے تبلیغ اسلام کے سوا اور کچھ نہیں اسلئے چاہیئے کہ دوست اس نادر مجموعہ کو اپنے لئے اور اپنے دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے بھی خریدیں۔ یقیناً اس سے ان کی دینی اور علمی لائبریری میں ایک قابل قدر اضافہ ہو گا۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے

جہاں بھی پہنچا قدم نصرتوں نے چوم لئے
چراغ فتح محمد جلا دیا تُو نے

مسیحِ وقت سے کسبِ ضیا کیا اور پھر
دلوں میں نورِ محبت بسا دیا تُو نے

ترا کلام - کلامِ امام کا مظہر
جہاں میں گھوم کے درسِ وفا دیا تُو نے

ضیائے حُسنِ حقیقی سے فیضیاب ہُوا
دُوئی کے پردوں کو جونہی اُٹھا دیا تُو نے

امیرِ قافلہ بن کر گیا تھا ملکانہ
وہاں پہونچ کے تھلکہ مچا دیا تُو نے

تیرے پیام سے دیہات میں جلے دیپک
مشامِ جاں کو معطّر بنا دیا تُو نے

(عبدالقادر از لاہور)

مصلحین کی ضرورت کا احساس

اور

تبلیغ دین کی اہمیت

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی

مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی اپنے لیکچر "دینی دعوت اور اصلاحی جدوجہد کے محرکات" میں فرماتے ہیں :۔

"صحابہ کرامؓ کی دعوتی اور تبلیغی کوششوں سے امت میں جو دینی استعداد پیدا ہوئی تھی۔ اس کا اثر بہت حد تک رہا۔ اور امت کی گاڑی چلتی رہی۔ پھر بیچ کے دور کے مجددین مصلحین کے برابر دھکا دیتے رہنے سے یہ گاڑی آج تک چلی جا رہی ہے اس سے یہ دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ اس امت کی گاڑی خود بخود چل رہی ہے جس طرح کہ ٹرالی میں بیٹھے ہوئے مسافروں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ ٹرالی خود بخود دوڑ رہی ہے بلکہ واقع یہ ہے کہ قلی بار بار اتر کر اس کو دوڑاتے ہیں۔ تب وہ دوڑتی ہے۔

صحابہ کرامؓ نے اور بعد کے زمانوں کے مجددین اور مصلحین نے اپنی دعوت اور تبلیغی کوششوں سے اس امت میں ایمان کا اور ایمانی استعداد کا بڑا ذخیرہ پیدا کیا تھا۔ اس ذخیرہ کو ہم برابر استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن اگر آمد و صرف کا توازن برابر نہیں رہا تو یہ ذخیرہ باقی نہیں رہے گا دین کی ساری چہل پہل اسی سے ہے۔

امت میں اعمال کی کمی ہو جانا اتنی خطرناک بات نہیں جتنی کہ جذبات اور استعداد کی کمی۔ اس لئے کہ جذبات اور استعداد میں قربانیوں کی طاقت پیدا کرنے والی قوت متحرکہ اور امت کو حرکت میں رکھنے والی طاقت ہے۔ ان کی مثال انجن کی بھاپ کی سی ہے اگر بھاپ ختم ہو جاتی ہے تو گاڑی رکنے لگتی ہے۔ اس کے مسافر تو صرف یہی سمجھتے ہیں۔ کہ امت سست پڑ گئی۔ لیکن ڈرائیور خوب جانتا ہے کہ یہ رفتار کی سستی بھاپ کی کمی اور اس کو پیدا کرنے والی چیزوں کی کمی کا نتیجہ ہے بھاپ یا اس کو پیدا کرنے والی چیزیں اگر ختم ہو جائیں تو گاڑی نہیں چل سکتی ہے۔ حالانکہ انجن۔ پٹریاں اور سگنل وغیرہ سب موجود ہیں لہٰذا اگر دعوت کا سلسلہ ختم ہو جائے تو مجموعۂ دین خطرہ میں پڑ جاتا ہے دعوت کے بقا میں دین کا بقا مضمر ہے۔"

(رسالہ الفرقان لکھنؤ جلد ۲۰ء ۳ تا ۵ ص ۹۹ تا ۱۰۰)

مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے اپنی تقریر میں علاوہ دیگر امور کے امت میں مصلحین کی آمد اور دعوت و تبلیغ کے موضوع پر خصوصیت سے روشنی ڈالی ہے اگر مذاہب عالم کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو اس حقیقت کو ہر دانا اور زیرک انسان تسلیم کرے گا کہ دین کا بقا ہمیشہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں اور ان کی تبلیغی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں ہی مضمر رہا ہے۔

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ سنتِ ربانی چلی آ رہی ہے کہ جب جب بھی دنیا میں کفر و الحاد نے زور پکڑا اور حق و صداقت کی بیخکنی کے لئے باطل تحریکیں معرض وجود میں آئیں۔ خدا تعالیٰ نے راستی کا جھنڈا بلند کرنے اور بھولے بھٹکے انسانوں کو جادۂ مستقیم پر گامزن کرنے کے لئے اپنے مقدس ماموروں کو مبعوث فرمایا۔

ہمارے بزرگ و برتر آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے امت محمدیہ کو یہ مژدۂ جانفزا سنایا کہ اے مسلمانو! دیگر قوموں کی طرح خدا تعالےٰ نے تمہیں لاوارث نہیں چھوڑا اور یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اسلام کا مقدس باغ پھل لانے سے رہ جائے اور اسکی آبیاری کا کوئی سامان نہ ہو۔ بلکہ سنو! سنو!

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲)

یعنی اللہ تعالےٰ امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کرتا رہے گا۔ جو کہ دین کی تجدید کیا کرے گا

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کے مطابق گذشتہ صدیوں میں برابر امت محمدیہ میں ایسے برگزیدہ اور مقدس وجود آتے رہے جنہوں نے نہ صرف اپنی پاکیزہ سیرت سے بلکہ دعوتِ دین سے پژمردہ روحوں میں زندگی کی لہر پیدا کی اور ہر آن یہی غم انہیں کھائے جاتا رہا کہ مخلوقِ خدا کب اور کیسے باطل پرستی کی قیود سے آزاد ہو کر حق پرستی کی راہوں پر قدم مارتی ہے

ہم دُور کیوں جائیں ہمارے زمانہ میں ہی سرزمین قادیان سے خدا تعالےٰ کا ایک برگزیدہ انسان کھڑا ہوا اس نے جب دیکھا کہ ہر چہار اطراف کفر و باطل کی فوجیں دینِ اسلام کے مقابل نبرد آزما ہیں۔ اور بری طرح سے دینِ حق کو کچلا جا رہا ہے اور کوئی بھی اس کا پرسان حال نہیں تو اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی وہ اپنے دل میں ایک بے پناہ دین کے پھیلانے اور ملل باطلہ کو نیچا دکھانے کا جوش لے کر اٹھا اور اس نے دلائل و براہین کی ایسی زبردست تلوار چلائی کہ جس کی دشمنانِ اسلام تاب نہ لا سکے اس خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مامور نے مشیتِ ایزدی کے مطابق ایک روحانی جماعت کی بنیاد رکھی اور اس کا یہ ماٹو قرار دیا کہ وہ "دین کو دنیا پر مقدم کرے گی" سو آج ہر شخص جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا کے طول و عرض میں اعلائے کلمۃ الحق میں دیوانہ وار مصروف ہے۔ اور سینکڑوں احمدی مبلغین اسلام کے حیات بخش پیغام کو غیروں تک پہنچانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں اور ان کی ان انتھک کوششوں کا نتیجہ نہایت خوشکن صورت میں برآمد ہو رہا ہے۔ اور نہ صرف سیاہ فام انسان ہی حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں بلکہ یورپ کی سفید قومیں بھی اسلام کے نور سے منور ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔

غرض دعوت و تبلیغ کا کام اچھی خوش اسلوبی سے خدا تعالےٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت سرانجام دے رہی ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کی تبلیغی مساعی کی داد دے رہے ہیں۔

جہاں جماعت احمدیہ میں تبلیغ دین کا بے پناہ جوش موجزن ہے وہاں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ دیگر مسلمان فریضۂ تبلیغ دین سے بالکل غافل ہیں حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ اسلام پر غیروں کے حملے دیکھ کر ہی بیدار ہوتے اور اپنے آرام و سکون کو خیرباد کہہ کر اپنے میں تبلیغ کا صحیح جنون پیدا کرتے اور جس طرح ہمارے روحانی آباؤ اجداد نے میدان تبلیغ میں قابلِ رشک مجاہدات اور کوششیں کی ہیں ان کے نقشِ قدم پر چل کر اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور سربلند کرنے کے لئے مصروفِ عمل ہوتے لیکن رہ رہ کر تعجب آتا ہے کہ وہ فریضۂ تبلیغ سے بالکل غافل ہیں۔

چوہدری افضل حق صاحب "مفکر احرار" فرما گئے ہیں کہ :۔

"ہم نے غیر مسلموں کو اسلام کے دروازہ میں داخل ہونے سے روکا ہوا ہے یہ رکاوٹ قوم میں تبلیغی ذہن پیدا کئے بغیر دور نہیں ہو سکتی لوگوں میں خدا کے دین کی تبلیغ کی آگ ہی بجھ گئی ہے۔ اسلام کے محاسن سن کر واہ واہ کرنے والے لوگ رہ گئے ہیں۔ لوگوں پر اسلام کا دروازہ کھولنے والے نظر نہیں آتے مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ .... تبلیغ کی راہیں ان پر کھلی ہیں۔ مگر وہ غافل ہیں۔"

(خطبات احرار حصہ اول ص ۳۰)

اے کاش! جماعت احمدیہ کی طرح دیگر مسلمان بھی تبلیغ کے میدان میں ایسا عملی قدم اٹھائیں کہ جس کے نتیجہ میں دنیا میں روحانی اعتبار سے اسلام کو وہی شان و عظمت حاصل ہو جائے جو کسی زمانہ میں اسے حاصل تھی۔ (اللّٰھم آمین)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

انصار اللہ سے ایک دردمندانہ درخواست

بھائیو! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہماری ساری تبلیغ اور تمام جدوجہد اسی صورت میں کارگر ہو سکتی ہے جب ہم اپنی تربیت کی طرف پوری طرح متوجہ رہیں۔ اسی سے ہم آئندہ نسل میں احمدیت کو راسخ کر سکتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک:-

— نماز باجماعت کا پوری طرح پابند ہو۔
— اسلام کے شعائر پر ظاہری اور باطنی طور پر قائم ہو۔
— اگر صاحب نصاب ہے تو باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔
— تقویٰ سے زندگی بسر کرتے ہوئے کم از کم دسواں حصہ آمد کا راہِ خدا میں دے کر موصی بن چکا ہو
— تمام لغویات مثلاً تمباکو نوشی وغیرہ سے اجتناب اختیار کرتا ہو۔
— مظلوم کی حمایت کرنا۔ راست گفتاری اور سچی شہادت اس کا شعار ہو۔
— ملی اور جماعتی نظام کا دل سے مطیع و فرمانبردار ہو۔
— روحانی مرکز یعنی خلافت سے پختہ وابستگی رکھتا ہو۔

آئیے ہم جماعت کی ترقی اور اپنی روحانی زندگی کے لئے تربیت کے ان امور پر پوری طرح پابند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قربانی میں بشاشت

چندہ مساجد کے سلسلہ میں ایک تازہ مثال

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ احباب جماعت پر کوئی قربانی گراں نہ گذرے۔ بلکہ ہر قربانی کرتے وقت دل میں ایک بشاشت پیدا ہو۔ سو الحمد للہ کہ وکیل المال کی ڈاک میں یہ ایمان پرور مثالیں قریباً روزانہ ہی دیکھنے میں آتی ہیں۔ مخلصین جماعت مالی قربانی پیش کرتے وقت نہایت بشاشت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مکرم عنایت اللہ صاحب بھٹی نیشنل بنک آف پاکستان اوکاڑہ تحریر فرماتے ہیں:-

"الحمد للہ ثم الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تحریک پر جزاک اللہ احسن الجزاء اس عاجز گنہگار کو مسجد فرانکفورٹ کے لئے مبلغ ۱۵۰ روپے کی توفیق (محض اس رازق خالق اور مہربان ذات کے فضل اور احسان سے) توفیق مل گئی (الحمد للہ ...) ایک دفعہ پھر آپ کی تحریک کا شکریہ ادا کرتا ہوں جزاک اللہ احسن الجزاء"

جملہ احباب جماعت سے مکرمی بھٹی صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

لوئر ڈویژن کلرکوں کی ضرورت

فرنٹیئر کور ویسٹ پاکستان میں لوئر ڈویژن کلرکوں کی ضرورت ہے۔ شرائط پاکستانی انٹرنا میڈیٹ یا سینئر کیمبرج عمر ۱۷ تا ۲۵۔ امتحان مقابلہ مضامین انگلش کمپوزیشن۔ انگلش ڈکٹیشن ریاضی میٹرک۔ زبانی بات چیت۔ سہ سالہ ملازمت لازم۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۴۰ اینجنسی الاؤنس ۲۰٪۔ گرانی الاؤنس ۴/۳۰۔ راشن الاؤنس ۵/۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں جو انسپکٹر جنرل فرنٹیئر کور ویسٹ پاکستان پشاور کے دفتر سے ملتی ہے۔ بعد تکمیل اسی دفتر میں ۲۵/۴ تک جانی لازم۔ (پ ۳۰/۴ ۲)

(۲) پروگرام رکروٹنگ افسر پاکستان ایئر فورس

جی۔ ڈی (پائلٹ) برانچ کے امیدواران کا انٹرویو۔ شرائط:- میٹرک سائنس یا سینئر کیمبرج (فزکس و جنرل سائنس) عمر ۱۶½ تا ۲۲۔ ۹/۴ لائلپور۔ ۱۱/۴ کاموکے۔ ۱۲/۴ سیالکوٹ (دفتری بھرتی) ۱۸/۴ شکرگڑھ۔ ۱۹/۴ جبر۔ ۲۱/۴ پاکپتن۔ ۲۵/۴ ملتان گورنمنٹ کالج۔ ۲۶/۴ ڈیرہ غازیخاں۔ ۳۰/۴ شیخوپورہ (پ ۲/۴ ۲۷)

(ناظر تعلیم)

تحریک جدید کا چندہ اور انصار اللہ

تحریک جدید کے ذریعہ بیرون پاکستان اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ قرآن مجید کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کی تردید میں مفید لٹریچر شائع ہو رہا ہے مبلغین تیار ہو رہے ہیں۔ یہ سارا کام اس چندہ سے ہوتا ہے جو جماعت احمدیہ کے افراد تحریک جدید کے لئے ادا کرتے ہیں۔ یہ تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص منشاء سے جاری ہے۔ انصار اللہ شروع سے اس تحریک پر لبیک کہتے آئے ہیں۔ اس سال کے چندہ میں بھی انصار اللہ کو خاص جوش اور کوشش سے حصہ لینا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ کا نام دنیا کے کناروں تک جلد پھیل جائے۔ آمین

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دورہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس حیدرآباد ڈویژن مطلع رہیں

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ حیدرآباد ڈویژن کی مجالس خدام الاحمدیہ کے دورہ کے لئے ۶/۴ کو ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ذیل میں مختلف مقامات کی وہ تاریخیں درج کی جاتی ہیں جن میں وہ وہاں پہنچیں گے۔ ان مجالس کے قائدین حضرات مطلع رہیں اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

پروگرام دورہ مجالس حیدرآباد ڈویژن۔ مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تاریخ	مقام
۷/۴	میرپور خاص
۱۰/۴	ناصر آباد اسٹیٹ
۱۴/۴	کنری
۱۶/۴	کوٹ عبداللہ
۱۹/۴	احمد آباد اسٹیٹ
۲۱/۴	کریم نگر
۲۲/۴	محمد آباد اسٹیٹ
۲۴/۴	نور نگر
۲۵/۴	نصرت آباد
۲۶/۴	نوکوٹ شہر
۲۸/۴	ڈگری
۳۰/۴	چک نمبر ۱۹۵
۱/۵	چک نمبر ۲۷۰
۲/۵	جیمس آباد
۳/۵	چک نمبر ۱۵۱
۴/۵	کوٹ احمدیاں
۶/۵	مراڈی گدھکو غلام احمد
	ظفر آباد ۱۳ لابیتی
۹/۵	ظفر آباد A ٹونگا
۱۱/۵	سنجر چانگ
۱۳/۵	جاڈیاں
۱۴/۵	بشیر آباد اسٹیٹ معہ مضافات
۱۸/۵	گوٹھ عبدالسلام
۱۹/۵	نواں کوٹ احمدیاں
۲۰/۵	چینبر
۲۱/۵	ٹنڈو الہ یار
۲۳/۵	بدین و پیرو شادی
۲۵/۵	گوٹھ شاہ بخاری
۲۶/۵	حیدرآباد بشمول کوٹھی
۲۹/۵	دادو۔ ۳۱/۵ جوہی۔ ۳/۶ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی غلام اللہ صاحب اسلم امیر جماعت احمدیہ سیدوالہ مورخہ یکم اپریل بروز جمعۃ المبارک سوا نو بجے رات بعمر ۵۴ سال بقضاء الٰہی میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ جہاں تکفین کے بعد مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم موصی تھے اور بہت دیندار۔ خوش اخلاق۔ مہمان نواز اور جماعتی کاموں میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے آٹھ بچے اور بیوہ یادگار چھوڑے ہیں جن میں دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ باقی بچے ابھی چھوٹے اور زیر تعلیم ہیں۔

احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور بچوں اور بیوہ کا خود حامی و ناصر ہو۔ اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(عبدالسلام زرگر دار الصدر غربی ربوہ)

برما میں اونو کی کابینہ نے عہدہ کا حلف اٹھالیا

رنگون ۵ر اپریل کل اونو اور ان کی کابینہ کے دوسرے ارکان نے حلف وفاداری اٹھا لیا۔ اس سے پیشتر برمی پارلیمنٹ نے اونو کو وزیر اعظم منتخب کر لیا تھا۔ گزشتہ فروری میں برما میں عام انتخابات ہوئے تھے۔ ان میں اونو کی پارٹی کو پارلیمنٹ میں دو تہائی کے قریب اکثریت حاصل ہو گئی تھی۔ کل صبح پارلیمنٹ میں جب وزیر اعظم کا انتخاب ہوا تو اونو کے مقابلے میں کوئی اور امیدوار کھڑا نہیں ہوا تھا۔

اونو کی کابینہ جنرل نے ون کی کابینہ کی جگہ قائم ہوئی ہے۔ یاد رہے آخر الذکر کابینہ کو محض نگران وزارت کی حیثیت حاصل تھی۔ اور وہ اٹھائیس اکتوبر ۱۹۵۹ء کو معرض وجود میں آئی تھی۔

کل پارلیمنٹ نے مسٹر مان باسا ئنگ کو سپیکر منتخب کر لیا۔ وہ بھی بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ جب انٹی فاشسٹ فریڈم پارٹی دو پارٹیوں میں بٹ گئی تھی تو انہوں نے اونو کا ساتھ دیا تھا۔ عام انتخابات میں اونو کے مخالف گروپ کو بری طرح شکست ملی تھی

ماسٹر تارا سنگھ دس اپریل کو لاہور پہنچیں گے

نئی دہلی ۵ر اپریل۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ دس اپریل کو لاہور پہنچ جائیں گے وہ ایک ہفتے تک مغربی پاکستان میں قیام کریں گے۔ اس اثنا میں وہ گوردوارہ پنجہ صاحب (حسن ابدال) کی یاترا بھی کریں گے۔ اکالیوں کے اخبار "پربھات" کی اطلاع کے مطابق ماسٹر تارا سنگھ اپنے آبائی گاؤں ہریال (ضلع راولپنڈی) بھی جائیں گے بعد ازاں وہ موضع منڈرا جائیں گے۔ جہاں کسی زمانے میں ان کے سسر رہتے تھے۔ ماسٹر تارا سنگھ اپنا جیپ میں سفر کریں گے۔ اور ان کی اہلیہ اور صاحبزادی ان کے ہمراہ ہونگی

یوپی سے ہزاروں سکھوں کا انخلا

نئی دہلی ۵ر اپریل۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے کل رودرا پور (اترپردیش) میں کہا " یوپی کی حکومت صوبے کے سکھ آباد کاروں کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہی ہے آپ نے الزام لگایا کہ تیرائی کا علاقہ سکھوں سے خالی کرایا جا رہا ہے۔

لنکا میں مسجد کے لئے پاکستان کا عطیہ

کولمبو ۵ر اپریل۔ لنکا میں پاکستان کے ہائی کمشنر مرزا حامد حسین۔ نے یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو دس ہزار روپے کا ایک چیک پیش کیا ہے یہ عطیہ یونیورسٹی میں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے دیا گیا ہے۔

تین کروڑ روپے کے زرعی قرضے

ڈھاکہ ۵ر اپریل کل ڈھاکہ میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کے مرکزی ڈائرکٹروں کے بورڈ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مشرقی پاکستان میں تین کروڑ روپے کے زرعی قرضے تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں ملک کی عام اقتصادی حالت کے علاوہ بنکنگ کے امور پر بھی غور کیا گیا۔

بھارتی سرحد کے قریب چینیوں کا ہوائی اڈہ

نئی دہلی ۵ر اپریل "ٹائمز آف انڈیا" کو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ چینیوں نے جنوب مشرقی تبت میں نارا یمنتو کے مقام پر ہوائی اڈے کی تعمیر قریب قریب مکمل کر لی ہے۔ یہ جگہ بھارت کی سرحدی چوکی یومیا کا منگ سے صرف چالیس میل کے فاصلے پر واقع ہے اسی اخبار نے لکھا ہے کہ لاسہ (تبت کا دارالحکومت) کی بغاوت کے دنوں میں جو بودھ خانقاہیں مسمار کر دی گئی تھیں چینیوں نے ان کی از سر نو تعمیر یا مرمت کے لئے بھاری رقوم منظور کی ہیں۔ ان کا یہ اقدام پراپیگنڈ کی مہم کا جزو ہے کہ حکومت چین مذہب کی مخالف نہیں۔

درخواستِ دعا

میرے لڑکے عزیزم محمدؐ اقبال کی الجھنیں تا حال دُور نہیں ہوئیں۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ ملک سوندھے خان
اڈہ طارق بس ربوہ

حیاتِ طیبہ

کے متعلق بزرگانِ سلسلہ کی آراء کا خلاصہ

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

"یہ کتاب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لٹریچر میں ایک بہت عمدہ اضافہ ہے"

(۲) حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری :-

"میں جناب مؤلف کو ایسی نفیس، مفید اور مؤثر کتاب کی تالیف پر بڑی مسرت و بشاشت سے مبارکباد کہتا ہوں۔ اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ"

(۳) عالیجناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ

"میری دانست میں یہ کتاب ہماری تمام درسگاہوں میں کورس مقرر ہونی چاہیئے"

(۴) حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ

"حیات طیبہ" پڑھنے میں جو سہولت، حظ اور شوق میں نے محسوس کیا ہے۔ وہ اس کی عمدہ ترتیب اور سادہ عبارت کی وجہ سے ہے۔ دوسرے فاضل مصنف کا موقع و محل کی عین مناسبت سے جگہ بجگہ حضور کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کو نمایاں کرتے چلے جانا ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً نعم التصنیف"

(۵) محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان

"اس کتاب کے مطالعہ سے حضور کی پاکیزہ زندگی کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے اگر ہمارے تعلیمی ادارے اسے اپنے نصاب میں شامل کرلیں تو یقیناً یہ ایک نہایت ہی مناسب اقدام ہوگا"

(۶) حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ربوہ

"میرے نزدیک ہر احمدی کے ہاتھ میں یہ کتاب ہونی چاہیئے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک زندہ تصویر ان کو نظر آجائے"

(۷) محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس

ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ

"مکرم و محترم شیخ عبدالقادر صاحب کی تالیف "حیاۃ طیبہ" کے متعلق میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ع "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" فرزندان احمدیت کو چاہیئے کہ وہ اسے خود پڑھیں۔ بچوں کو سنائیں اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں"

(۸) محترم جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لا

امیر جماعت احمدیہ لاہور

"یہ کتاب نہایت محنت اور کاوش سے لکھی گئی ہے۔ جب ایک دفعہ شروع کی جائے تو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ بکھرے ہوئے موتیوں کو یکجا جمع کر کے مؤلف نے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے"

(۹) محترم جناب چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ

"یہ کتاب نہ صرف بیش بہا معلومات ایک جامع اور احسن ترتیب میں احباب کے سامنے پیش کرتی ہے۔ بلکہ ایمان۔ اخلاص اور عرفان کی ترقی کا ذریعہ بھی ہے"

نوٹ :- ہر جماعت میں اس کتاب کا موجود ہونا ضروری ہے۔ احباب مجلس مشاورت کے موقع پر اپنے نمائندوں کی معرفت اس قیمتی تحفہ کو انشاء اللہ حاصل کر سکیں گے۔ قیمت صرف -/۶/۸ روپے

الناشر حکیم عبداللطیف شاہد گجراتی

مسٹر جسٹس محمد شریف کا خطبہ تقسیم اسناد

(بقیہ صفحہ اوّل)

جامد ہوگیا ہے اور ہم بتدریج دوسروں کے افکار قبول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا مسلمانوں کی طرز زندگی کتاب و سنت کی اتباع میں مضمر ہے اور یہ طرز زندگی سرمایہ دارانہ طرز زندگی یا اشتراکی طرز زندگی سے بالکل مختلف ہے۔ خالق حقیقی کی ذات اور حیات بعد الموت کا اقبال کئے بغیر انسانی ہمدردی اور امور خیریہ کی ساری باتیں مضحکہ خیز سی بن جاتی ہیں۔ آپ نے کہا اس وقت دنیائے اسلام لاتعداد مسائل سے دوچار ہے یہ مسائل وقت کے ساتھ ساتھ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اسلام کے پاس ان تمام مسائل کا حل موجود ہے بشرطیکہ اسلام پر صحیح معنوں میں عمل کیا جائے اور بزرگوں کے تجربوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

مسٹر جسٹس شریف نے نوجوانوں کو اسلام کے ان احکام پر لفظاً و معناً عمل کرنے کی تلقین کی جو قوم اور فرد کی بہبود سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسروں کا زاویہ نگاہ سمجھنے کے لئے بردباری کی ہدایت کرتے ہیں اور انسان کو علم و عرفان کے علاوہ سائنٹیفک ترقی کیلئے آمادہ کرتے ہیں۔ آپ نے کہا ہمیں اپنے لئے ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہیئے جس میں ہر فرد آزاد ہو اور اسے اپنے جائز حقوق کے حصول کی جدوجہد کی پوری آزادی ہو۔ آپ نے گریجوایٹوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے طبعی میلان کے مطابق کوئی موزوں پیشہ اختیار کریں اور اسکے بعد جرأت کیساتھ اس میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسّی کتابیں بصورت سیٹ

بعض احمدی دوستوں کا قابل رشک اخلاص

ساٹھ برس کے بعد الشرکۃ الاسلامیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسّی کتابوں کو بصورت سیٹ شائع کر رہی ہے۔ اندازہ ہے کہ پانچسو صفحات کے لحاظ سے چوبیس ۲۴ جلدوں میں یہ سیٹ مکمل ہوگا۔ ان میں سے چھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ساتویں جلد زیر طبع ہے۔ ایک ہزار کی تعداد میں یہ سیٹ شائع کیا جا رہا ہے۔ آٹھ سو سے زائد خریدار بن چکے ہیں۔ ان میں سے بعض دوستوں نے نہایت قابل رشک اخلاص کا اظہار کیا ہے۔ ان میں سے ایک عزیز مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ہیں جنہوں نے پچیس سیٹ خرید کئے ہیں۔ اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے گیارہ اور مکرم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی نے چار اور عزیزم مکرم شیخ محمد اقبال اور شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ نے پانچ اور عزیز مکرم مرزا محمد امین صاحب کوئٹہ نے پانچ۔ اور عزیز مکرم عبدالوحید خان صاحب کوئٹہ نے اپنے اور اپنے والد صاحب اور اپنی اہلیہ اور اپنے بیٹے عزیز عبدالباسط کے لئے اور ایک برائے ممالک بیرون اور ایک برائے لائبریری کوئٹہ کل چھ سیٹ خرید کئے ہیں اور ان دوستوں نے پوری پیشگی رقم بھی ادا کر دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان کی اس محبت اور اخلاص کو جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس کتب کے سلسلہ میں ظاہر کی ہے قبول فرمائے۔ اور انہیں اور ان کی اولاد کو ان روحانی خزائن سے مستفید ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

جو جماعتیں یا دوست سیٹ کے خریدار بننا چاہتے ہوں وہ ابھی خریدار بن جائیں ورنہ ایک ہزار کی تعداد پوری ہو جانے پر کسی کو یہ سیٹ نہیں مل سکے گا۔ پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کے لئے ایک سو ساٹھ روپے اور پوری قیمت خریدنے والوں کے لئے آج سے دو صد روپیہ ہوں گے۔ پہلے ایک سو نوے روپے تھے۔ کاغذ اور دیگر اشیاء جو طباعت سے تعلق رکھتی ہیں اتنی گراں ہوتی جا رہی ہیں کہ ایک ماہ کے بعد ہمیں سیٹ کی قیمت زیادہ کرنے کے متعلق دوبارہ غور کرنا پڑے گا۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ جو اس رعایت سے نفع اٹھانا چاہتے ہیں وہ اسی ماہ میں خریدار بن جائیں۔

جلال الدین شمس
مینجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ۔ ربوہ

تقریب شادی

عزیز عبدالرشید صاحب رازی سابق مبلغ غانا مغربی افریقہ کا نکاح مسماۃ حمیدہ خاتون صاحبہ سکنہ راولپنڈی بنت مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب آف بچکی ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۱ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ ۲ اپریل بروز جمعہ راولپنڈی میں عمل میں آئی جس میں دیگر رشتہ داروں کے علاوہ بعض احباب جماعت نے بھی شرکت فرمائی۔ صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے آمین

(صوبیدار عبدالحمید)

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی چوہدری عبدالحق صاحب بھلیسر ضلع گجرات میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بھی مختلف عوارض میں عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ -عزیز احمد حبیب اشرؔ

اور امۃ المتین بعارضہ کالی کھانسی بیمار رہی نیز میری بھتیجی عزیزہ خالدہ بیگم کی بائیں ٹانگ پر بہت بڑا زہریلا پھوڑا نکلا ہوا ہے جس سے بہت تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ ان سب کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(عنایت اللہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴